قرآن و حدیث سے تقلید اور قیاس کا ثبوت

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-1636

تاریخ اجراء: 22شوال المکرم1444ھ/13مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

تقلید اور قیاس کیا ہے؟اس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تقلید اور قیاس کے ثبوت کے متعلق تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) تقلید کے متعلق تفصیل:

تقلید کی تعریف:

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ جاء الحق میں فرماتے ہیں: "تقلید کے شرعی معنی یہ ہیں کہ: "کسی کے قول و فعل کو اپنے پر لازم شرعی جاننا، یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لیے حجت ہے، کیونکہ یہ شرعی محقق ہے۔" (جاء الحق، حصہ اول، ص20، قادری پبلشرز، لاہور)

تقلید کا ثبوت:

تقلید کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالی قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے:" {فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون} ترجمہ کنزالایمان: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔ (سورۃ النحل، سورت 16، آیت 43)

اس آیت مبارک کی تفسیر میں روح المعانی میں ہے" واستدل بها أيضاً على وجوب المراجعة للعلماء فيما لا يعلم وفی الإكليل للجلال السيوطی أنه استدل بها على جواز تقليد العامی فی الفروع"ترجمہ: آیت سے اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ جس چیز کا علم نہ ہو، اس میں علماء سے رجوع کرنا واجب ہے اور علامہ جلال

الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اکلیل میں لکھتے ہیں کہ اس آیت سے عام آدمیوں کے لئے فروعی مسائل میں تقلید کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔(روح المعانی، سورۃ النحل، سورت 16، آیت 43)

(ب) قیاس کے متعلق تفصیل:

قیاس کے بارے میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "قیاس کے معنی لغت میں اندازہ لگانا، اور شریعت میں کسی فرعی مسئلہ کو اصل مسئلہ سے علت اور حکم میں ملا دینا یعنی ایک مسئلہ ایسا در پیش آگیا، جس کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ملتا، تو اسکی مثل کوئی وہ مسئلہ لیا، جو قرآن وحدیث میں ہے، اسکے حکم کی علت معلوم کر کے کہا: " چونکہ وہ علت یہاں بھی ہے لہذا اسکا یہ حکم ہے۔" جیسے کسی نے پوچھا کہ عورت کے ساتھ اغلام کرنا کیسا ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ: "حالت حیض میں عورت سے جماع حرام ہے۔ کیوں؟ پلیدی کی وجہ سے۔ اور اس میں بھی پلیدی ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔"

کسی نے پوچھا: "جس عورت سے کسی کے باپ نے زنا کیا، وہ اسکے لئے حلال ہے یا نہیں؟" ہم نے کہا: "جس عورت سے کسی کا باپ نکاح کرے، وہ بیٹے کو حرام ہے، وطی یا جزئیت کی وجہ سے، لہذا یہ عورت بھی حرام ہے۔" اس کو قیاس کہتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ قیاس کرنے والا مجتہد ہو، ہر کس وناکس کا قیاس معتبر نہیں۔ قیاس اصل میں حکم شریعت کو ظاہر کرنے والا ہے، خود مستقل حکم نہیں یعنی قرآن وحدیث کا حکم ہوتا ہے مگر قیاس اسے یہاں ظاہر کرتا ہے۔

قیاس کا ثبوت قرآن وحدیث وافعال صحابہ سے ہے۔

قرآن فرماتا ہے: {فاعتبروا یا اولی الابصار} ترجمہ: تو عبرت لواے نگاہ والو۔(سورہ ہود، آیۃ:2)

یعنی کفار کے حال پر اپنے کو قیاس کرو کہ اگر تم نے ایسی حرکات کیں تو تمھارا بھی یہی حال ہوگا۔

نیز قرآن نے قیامت کے ہونے کو نیند پر، اسی طرح کھیتی کے خشک ہو کر سرسبز ہونے پر قیاس فرما کر بتایا ہے۔ اول سے آخر تک کفار کی مثالیں بیان فرمائی ہیں، یہ بھی قیاس ہے۔

بخاری کتاب الاعتصام میں ایک باب باندھا: باب من شبہ اصلا معلوما باصل مبین قد بین اللہ حکمہا لیفھم بہ السائل "یعنی جو کسی قاعدہ معلومہ کو ایسے قاعدہ سے تشبیہ دے جس کا حکم خدا نے بیان فرما دیا ہے تاکہ سائل اس سے سمجھ لے۔

اس میں ایک حدیث نقل کی، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قیاس سے حکم فرمایا۔"ان امراة جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحجو افاحج عنہا؟قال نعم حجی عنہاارئیت لو کان علی امک دین اکنت تقضینہ قالت نعم قال اقضوا الذی لہ فان اللہ احق بالقضاء "یعنی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی کیا میں اسکی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں کرو۔ اگر تمھاری ماں پر قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتیں؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا وہ بھی قرض ہے ادا کرو جو اللہ کا ہے کیونکہ اللہ ادائے قرض کا زیادہ مستحق ہے۔

مشکوۃ، کتاب الامارۃ، باب ما علی الولاۃ اور ترمذی جلد اول شروع ابواب الاحکام اور دارمی میں ہے کہ: جب حضرت معاذ ابن جبل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو پوچھا کس چیز سے فیصلہ کروگے؟ عرض کیا: کتاب اللہ سے۔ فرمایا: اگر اس میں نہ ہو تو؟ عرض کیا کہ: اسکے رسول کی سنت سے۔ فرمایا: اگر اس میں بھی نہ پاؤ تو؟ عرض کیا کہ: "اجتہد برائی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما یرضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔"ترجمہ: اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، راوی نے فرمایا: کہ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اس خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اسکی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔

اس سے قیاس کا پرزور ثبوت ہوا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات میں اجماع نہیں ہو سکتا، اس لئے اجماع کا ذکر حضرت معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ کیا۔ اسی طرح صحابہ کرام نے بہت سے احکام اپنے قیاس سے دیئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو قیاس فرما کر مہر مثل دلوایا، جو بغیر مہر نکاح میں آئی اور شوہر مر گیا۔(دیکھو نسائی جلد دوم ص 88)"(جاء الحق، حصہ اول، صفحہ 36-37، قادری پبلشرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net